إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ ۔ عَسٰى أَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۸۵

ٹیلیفون نمبر ۹۱

الفضل

روزنامہ

دارالامان قادیان

ایڈیٹر غلام نبی

THE DAILY
ALFAZL, QADIAN.

تار کا پتہ الفضل قادیان

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

یوم جمعہ

جلد ۲۸ | ۸-ماہ نبوت ۱۳۱۹ ہش | ۷-شوال ۱۳۵۹ھ | ۸-نومبر ۱۹۴۰ء | نمبر ۲۵۴

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اچھوتوں کے متعلق ہندو کیا کر رہے ہیں اور مسلمان کیا؟

ضلع کانگڑہ کے اچھوتوں نے ہندوؤں کے مظالم سے تنگ آکر اعلان کر دیا۔ کہ وہ اس ذلت و ادبار کے گڑھے سے نکلنے کے لئے جس میں ہندوؤں نے انہیں صدیوں سے گرا رکھا ہے۔ مسلمان بن جائیں گے۔ اس پر مسلمانوں نے بڑی خوشیاں منائیں۔ اخباروں میں لمبے چوڑے مضامین شائع کئے۔ آریوں پر طعن و تشنیع کی بوچھاڑ بھی کی۔ اسلامی مساوات کے راگ بھی الاپے۔ لیکن جو کچھ کرنا چاہیئے تھا۔ وہ کسی نے نہ کیا۔ یعنی حفاظت و اشاعت کی دعویدار انجمنوں۔ فتوے باز علماء۔ اور با اثر مسلمان رؤسا کو یہ توفیق نہ ملی۔ کہ اچھوتوں کے پاس جائیں۔ ان کی مشکلات اور تکالیف کا پتہ لگائیں۔ ان کی داستانِ مصیبت سنیں۔ اور انہیں تسلی و اطمینان دلائیں۔ کہ مسلمان ان کی ہر طرح امداد کرنے کے لئے تیار ہیں۔ اور ان کی تکالیف کو دور کرنے کی پوری پوری کوشش کریں گے۔

اس کے مقابلہ میں ایک طرف تو آریوں کے بڑے بڑے پرچارک فوراً اس علاقہ میں پہنچ گئے۔ جنہوں نے حسبِ معمول اچھوتوں کو سبز باغ دکھانے اور اسلام سے متنفر کرنے کے لئے ناپاک اعتراضات کرنے شروع کر دیئے۔ اور دوسری طرف امراء اور با اثر اصحاب نے وہاں پہونچکر جوڑ توڑ شروع کر دیا۔ چنانچہ آریہ سماجیوں کے علاوہ پنجاب ہندو سبھا کی ایگزیکٹو کمیٹی نے حالات کا جائزہ لینے کے لئے سوامی وجے کمار کو دو بار کانگڑہ بھیجا۔ اور پھر ان کی رپورٹ پر راجہ نریندر ناتھ۔ سوامی ستیا نند۔ رائے بہادر رام سرنداس اور ڈاکٹر سر مارنگ نور لوپر گئے۔ اور علاقہ کے بڑے بڑے ہندوؤں کو اس بات پر آمادہ کرنے کی کوشش کی۔ کہ وہ اچھوتوں کی شکایات دور کر دیں۔ اگرچہ انہیں بظاہر کوئی ایسی کامیابی نہیں ہوئی۔ ہندو راجپوتوں نے یہ کہکر انہیں ٹال دیا ہے۔ کہ وہ ۱۶۔ نومبر تک کوئی فیصلہ کرنے کی کوشش کریں گے۔ تاہم اس میں کیا شک ہے۔ کہ نہ صرف ویدک دھرم میں تغیر و تبدل کرنے والے آریہ سماجی بلکہ راسخ العقائد ہندو بھی بڑی سرگرمی سے کوشاں ہیں۔ کہ اچھوت اقوام ان کے اقتدار سے مخلصی نہ پا سکیں۔ حالانکہ انہیں اچھوتوں کا نام تک لینا گوارا نہ تھا۔ اور نہ انہیں ان کا دھرم یہ اجازت دیتا ہے۔ کہ وہ اچھوتوں سے کسی قسم کا حسنِ سلوک کریں۔ پھر عام ہندو نہیں۔ بلکہ دنیوی لحاظ سے اعلےٰ پایہ رکھنے والے ہندو بذاتِ خود مصروفِ جد و جہد

کاش! آسودہ حال مسلمانوں میں اسلام کی اشاعت و حفاظت کا جذبہ ہوتا۔ اور وہ خدا تعالےٰ کے اس حکم کو بجا لانا اپنا فرض سمجھتے۔ جو دعوت الی الخیر دینے کے متعلق انہیں دیا گیا ہے۔ اور اگر خود عملی طور پر اُسے ادا نہیں کر سکتے۔ تو ان لوگوں کی اخلاقی اور مالی طور پر مدد کرتے۔ جنہوں نے اشاعت اسلام اپنا زندگی کا سب سے اہم فرض قرار دے رکھا ہے۔ اور جو دن رات اس میں مصروف ہیں۔ اور ظاہر ہے۔ کہ یہ جماعت احمدیہ کے ہی افراد ہیں ؎

ریاست کشمیر، اور مذہبی آزادی

کشمیر اسمبلی نے حال میں ایک قانون پاس کیا ہے۔ جس کے رو سے ہندو راجپوتوں کو اسلحہ رکھنے کی پوری آزادی ہوگی۔ لیکن مسلمان خاص اجازت اور فیس ادا کرنے کے بعد اسلحہ رکھ سکیں گے۔ اگرچہ اس قانون کی مسلمان ممبران اسمبلی نے شدید مخالفت کی۔ اور عام مسلمانوں نے بھی اس کے خلاف پُر زور آواز اُٹھائی۔ مگر کوئی شنوائی نہ ہوئی۔ مسلمانوں کا مطالبہ صرف یہ تھا کہ جس طرح ہندوؤں کو اسلحہ رکھنے کی اجازت دی گئی ہے۔ اسی طرح مسلمانوں کو دی جائے۔ مگر اس نہایت منصفانہ مطالبہ کو نامنظور کر دیا گیا۔ اور وجہ یہ پیش کی گئی کہ ہندو راجپوت چونکہ خاص تہواروں کے موقعہ پر ہتھیاروں کی پوجا کرتے ہیں۔ اس لئے انہیں قانون اسلحہ کا پابند کرنا مذہبی آزادی کے خلاف ہے ؎

مذہبی آزادی دینے کا جذبہ نہایت ہی قابلِ تعریف ہے۔ بشرطیکہ اسے کسی خاص قوم تک محدود نہ رکھا جائے۔ اگر زمانہ طویل تک بغیر ہتھیاروں کے ہندو راجپوت اپنے خاص تہوار منانے کے بعد اس بات کے مستحق ہیں۔ کہ انہیں ایکٹ اسلحہ سے مستثنےٰ قرار دے کر اسلحہ رکھنے کی آزادی دے دی جائے۔ تاکہ ان کی مذہبی آزادی قائم رہے۔ تو پھر کیا وجہ ہے۔ کہ مسلمانوں کی مذہبی آزادی میں جو دست اندازی کی جاتی ہے اسے دور نہ کیا جائے۔ مثلاً مسلمانوں کو اسلام نے گائے کا گوشت استعمال کرنے کی آزادی دی ہے۔ مگر ریاست نے ان کی یہ آزادی چھین رکھی ہے۔ اسی طرح اسلام قبول کرنے پر یہ سزا دی جاتی ہے۔ کہ ساری جائداد ضبط کر لی جاتی ہے۔ کیا یہ مذہبی آزادی میں دست اندازی نہیں۔ اگر ہے۔ اور یقیناً ہے۔ تو کیوں اس سے احتراز نہیں کیا جاتا۔ اور کیوں مسلمانوں کو مذہبی آزادی دینے کا خیال

نہیں آتا۔

حقیقت یہ ہے کہ مسلمانانِ کشمیر باوجود بہت بڑی اکثریت رکھنے کے غربت زدہ اور پراگندہ طبع ہیں۔ اس لئے ان کی شنوائی نہیں ہوتی۔ اور جن لوگوں کو انہوں نے بہت کچھ مصائب جھیل کر لیڈر بننے کا موقعہ دیا۔ وہ ان کی راہ نمائی کے نااہل ثابت ہو چکے ہیں۔

گاندھی جی کا "مرن برت"

اخبارات میں شائع ہوا ہے۔ کہ گاندھی جی اس وجہ سے مرن برت رکھنے والے ہیں۔ کہ حکومت ان کی جنگ میں تعاون کرنے کے خلاف تقریریں کرنے کی تحریک میں کیوں مزاحم ہو رہی ہے۔ اور کیوں انہیں اس بات کی آزادی نہیں دیتی۔ کہ وہ اہل ہند کو جنگ میں حصہ لے کر اسے کامیاب بنانے سے روک سکیں کسی مقصد میں کامیابی حاصل کرنے کا یہ طریق کتنا ہی غیر معقول ہو۔ اور گاندھی جی کی ذہنیت کا اس میں کتنا ہی دخل ہو۔ اس میں شک نہیں۔ کہ ایک حد تک اس کی ذمہ واری حکومت پر بھی عائد ہوتی ہے۔ جو کئی بار اس بارے میں گاندھی جی کی حوصلہ افزائی کر چکی ہے۔ قبل ازیں جب گاندھی جی نے ایسا برت رکھا۔ حکومت نے ان کے آگے جھک کر ظاہر کر دیا۔ کہ ان کا یہ حربہ بہت موثر ہے۔ جو بات وہ کسی اور ڈھب سے نہیں منوا سکتے۔ وہ اس طرح فوراً منوائی جا سکتی ہے۔

اس تجربہ کے ہوتے ہوئے گاندھی جی اگر پھر مرن برت رکھیں تو کوئی تعجب کی بات نہیں ہوگی لیکن اگر ایسا ہوا تو حکومت کیلئے اب کے گاندھی جی کے آگے جھکنا اتنا آسان نہ ہوگا جتنا کسی اور موقعہ

جناب مولوی رحمت علی صاحب کی کلکتہ سے روانگی

مولوی رحمت علی صاحب مبلغ جزائر شرق الہند ۲ر نومبر کو کلکتہ سے اپنے مشن پر روانہ ہو گئے۔ اکثر احباب آپ کو الوداع کہنے کے لئے موجود تھے۔ پہلے اراکین خدام الاحمدیہ کی طرف سے پھولوں کا ہار پہنایا۔ پھر بعض دیگر احباب نے بھی ہار ڈالے خدام الاحمدیہ کی طرف سے ایڈریس پیش کیا گیا۔ جس کا جواب دیتے ہوئے مولوی صاحب نے خدام کا شکریہ ادا کیا۔ اس کے بعد سب احباب نے لمبی دعا کی۔ پھر مولوی صاحب نے سب دوستوں سے مصافحہ کیا۔ اور پونے نو بجے سب احباب نے مولوی صاحب موصوف کو دعاؤں کے ساتھ رخصت کیا؛

خاکسار حسن محمد خان احمدی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

درخواست ہائے دعا

(۱) پیر صلاح الدین صاحب بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی فیروزپور ای۔ اے۔ سی کے امتحان میں شریک ہیں۔ ان کی کامیابی کے لئے دعا کی جائے (۲) مظفر خان صاحب ہیڈ کانسٹیبل پولیس گورداسپور بعارضہ ٹائیفائڈ بیمار ہیں (۳) محمد عبد الجلیل صاحب فیضی حیدر آباد دکن کے بڑے داماد بعارضہ ٹائیفائڈ بیمار اور عثمانیہ ہسپتال میں زیر علاج ہیں (۴) محمد حیات خان صاحب ملتان کی پوتی بعارضہ نمونیہ بیمار ہے (۵) منشی محمد الدین صاحب مختار عام قادیان کی لڑکی حمیدہ بیگم بعارضہ بخار بیمار ہے (۶) مولوی محمد صدیق صاحب کھوکھر غربی ضلع گجرات کا بھائی فضل الٰہی بیمار ہے۔ سب کی صحت کے لئے دعا کی جائے

مدینۃ المسیح

قادیان ۷ر نبوت ۱۳۱۹ ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق پونے نو بجے شب کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے۔ کہ خدا تعالےٰ کے فضل سے حضور کی طبیعت آج دن میں اچھی رہی۔ مگر شام کے وقت کسی قدر ناساز ہو گئی۔ احباب حضور کی صحت اور درازیٔ عمر کے لئے دعا کریں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت علیل ہے دعائے صحت کی جائے۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی طبیعت گذشتہ شب بے چینی اور گھبراہٹ کے علاوہ تمام جسم میں درد کی تکلیف کی وجہ سے بہت ناساز رہی۔ لیکن تقریباً دو گھنٹے کے بعد کسی قدر بہتر ہو گئی۔ آج بفضل خدا دن بھر اچھی رہی۔ اور اس وقت درد میں بھی کمی ہے۔ البتہ بے چینی ہے۔ احباب حضرت ممدوح کی صحت کاملہ کے لئے دعا کریں

آج صبح ماسٹر اللہ بخش صاحب نے اپنے نئے مکان واقع محلہ دارالعلوم میں بعض اصحاب کو دعوت چائے دی۔ جس میں صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نے بھی شمولیت فرمائی اور دعا کی؛

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت میں

لنڈن سے مولوی جلال الدین صاحب شمس امام مسجد احمدیہ کا پیغام

قادیان ۷ر نومبر۔ آج قریباً آٹھ بجے شب لنڈن سے بی۔ بی۔ سی کے ریڈیو سٹیشن سے اردو میں مولوی جلال الدین صاحب شمس نے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت میں حسب ذیل پیغام عرض کیا۔

سیدی حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

حضور کا یہ خادم جلال الدین شمس لنڈن سے بول رہا ہے۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

سب سے پہلے میں حضور کی خدمت میں سب افراد جماعت احمدیہ انگلستان کی طرف سے السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ عرض کرتا ہوں۔ اور یہ عرض کرنے میں خوشی محسوس کرتا ہوں۔ کہ جماعت احمدیہ کے تمام ممبر جو انگلستان میں پائے جاتے ہیں۔ خدا تعالےٰ کے فضل اور حضور کی دعاؤں کی برکت سے بخیریت ہیں۔ صرف ایک احمدی بھائی مسٹر بدرالدین صاحب بانڈ موٹر سے ٹکرا جانے کی وجہ سے زخمی ہو گئے تھے۔ جو اب ہسپتال سے ڈسچارج ہو کر گھر آ گئے ہیں۔ عید الفطر کی تقریب باوجود ہوائی حملوں کے خطرہ کے گذشتہ سالوں کی طرح کامیابی سے منائی گئی۔ ہم حضور کی اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی فرمودہ دعا "رب کل شیٔ خادمک" پڑھتے رہتے ہیں میں دو تین ہفتہ کے لئے لنڈن سے باہر ایک گاؤں میں جا رہا ہوں۔ میرے بعد میر عبدالسلام صاحب میری جگہ دارالتبلیغ میں ٹھہریں گے۔

آخر میں اپنے اور دوسرے تمام دوستوں کے لئے حضور سے دعا کی درخواست کرتا ہوں۔ نیز حضرت ام المومنین مدظلہا العالی سے بھی دعا کی درخواست ہے۔ میں اپنے والدین۔ پھوپھی صاحبہ۔ اہلیہ و بچوں اور دیگر عزیزوں کے لئے بھی درخواست دعا کرتا ہوں؛

وَبِالْاٰخِرَۃِ ھُمْ یُوْقِنُوْنَ کی تفسیر

فرمودہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضؓ

ڈاکٹر بشارت احمد صاحب اپنے رسالہ "آئینۂ غلوّ و اختلاف" میں "وبالاخرۃ ھم یوقنون کی تفسیر" کے متعلق ایک مستقل باب باندھتے ہیں۔ جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضؓ کی بیان فرمودہ تفسیر کہ آخرۃ سے مُراد "مسیح موعودؑ" کی وحی ہے۔ جس پر یقین لانا لازمۂ ایمان ہے۔ سے صریح انحراف کرتے ہیں۔ اور اس تفسیر کو افترا اور "غلوّ" کا شاخسانہ قرار دیتے ہیں لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس آیت کی جو تفسیر فرمائی۔ اس کے متعلق حضرت مولوی شیر علی صاحب کی شہادت درج ذیل ہے :-

حضرت مولوی شیر علی صاحب کی شہادت

حضرت مولوی شیر علی صاحب شہادت دیتے ہیں۔ کہ "حضرت مولوی عبدالکریم صاحب کی زندگی میں (یعنی ۱۱-اکتوبر ۱۹۰۵ء سے قبل) غالباً ۱۹۰۴ء میں حضرت اقدس مسیح موعودؑ ایک دن حسب معمول نماز کے لئے مسجد مبارک میں تشریف لائے۔ اور فرمایا آج میرے دل میں یہ خیال پیدا ہوا۔ کہ قرآن شریف کی وحی (ما انزل الیک) اور اس سے پہلی وحی (ما انزل من قبلک) پر ایمان لانے کا ذکر تو قرآن شریف میں موجود ہے۔ ہماری وحی پر ایمان لانے کا ذکر کیوں نہیں۔ اسی امر پر توجہ کر رہا تھا۔ کہ خدا تعالےٰ کی طرف سے بطور القاء یکایک میرے دل میں یہ بات ڈالی گئی۔ کہ آیت کریمہ یومنون بما انزل الیک وما انزل من قبلک وبالاٰخرۃ ھم یوقنون میں تینوں وحیوں کا ذکر ہے ما انزل الیک سے قرآن شریف کی وحی اور ما انزل من قبلک سے انبیاء سابقین کی وحی اور آخرۃ سے مراد مسیح موعود کی وحی ہے۔ آخرۃ کے معنے ہیں۔ پیچھے آنے والی۔ وُہ پیچھے آنے والی چیز کیا ہے۔ بیان کلام سے ظاہر ہے۔ کہ یہاں پیچھے آنے والی چیز سے مراد وُہ وحی ہے۔ جو قرآن کریم کے بعد نازل ہوگی۔ کیونکہ اس سے پہلے وحیوں کا ذکر ہے۔ ایک وُہ جو آنحضرت صلعم پر نازل ہوئی۔ دوسری وُہ جو آنحضرت صلعم سے قبل نازل ہُوئی۔ اور تیسری وُہ جو آپ کے بعد آنے والی تھی۔ حضرت مسیح موعودؑ نے بہت دیر تک اسی مضمون پر بڑے زور سے گفتگو فرمائی۔ اور بڑے وثوق کے ساتھ یہ ظاہر فرمایا۔ کہ بالاخرۃ ھم یوقنون میں ہماری وحی کا ذکر ہے ؞

میں نے اس کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح اوّل کو بھی اپنے درس میں یہی معنی بیان فرماتے ہُوئے سُنا۔ اور جب مولوی محمد علی صاحب نے اپنے انگریزی ترجمہ کا پہلا پارہ مجھے دیکھنے کے لئے دیا۔ تو اس وقت بھی میں نے حضرت مسیح موعود کے یہ معنی ان کو سنائے تھے۔ اور ایسا معلُوم ہوتا تھا۔ کہ ان کو بھی حضرت مسیح موعودؑ کے ان معنوں کا پُورا علم ہے ؞

اس جگہ اس بات کا ذکر کر دینا بھی مناسب معلوم ہوتا ہے۔ کہ حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یہ عادت تھی۔ کہ جب کوئی انکشاف یا نئی دلیل یا نیا نشان ظاہر ہوتا۔ تو مسجد میں تشریف لاتے ہی اس کے متعلق بڑے زور سے تقریر شروع کر دیتے تھے۔ اس روز بھی اسی طرح ہوا۔ اور آپ نے اس دن اس مضمون پر اس طریق سے گفتگو فرمائی جیسا کہ آپ کسی نئے انکشاف کے وقت تقریر فرمایا کرتے تھے۔ جسکو وہ بہت ضروری خیال فرما کر اپنے خدام کو سنایا کرتے تھے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ حضور کی وُہ تقریر اس وقت تک میرے دل میں میخ فولاد کی طرح گڑی ہوئی ہے اور کبھی نہیں بھولی"۔ (کلمۃ الفصل ص۱۴۴)

مذکورہ شہادت ایک فرشتہ سیرت اور پاکیزہ فطرت انسان کی ہے۔ لیکن ڈاکٹر بشارت احمد صاحب اسے "حضرت مسیح موعودؑ پر افترا" قرار دیتے ہیں۔ اور اسی شہادت کو اس قابل سمجھتے ہیں۔ کہ "حقارت سے ردّی کی ٹوکری میں پھینک دیں۔ اور کہہ دیں۔ اب دفتر بے معنی غرق مے ناب اولیٰ" صرف یہی نہیں۔ بلکہ "حضرت مولانا نورالدین صاحب کے متعلق صریح غلط بیانی" کے عنوان کے نیچے لکھتے ہیں "ایک اور بات بھی کہتے ہیں۔ کہ مولوی نورالدین صاحب اس کے بعد بھی درس قرآن میں ہمیشہ یہی تفسیر کرتے رہے کہ اس سے مراد حضرت مسیح موعود کی وحی ہے۔ لیکن یہ صریح طور پر غلط ہے۔ اور اس سے مولوی شیر علی صاحب کی روایت پر سے بالکل امان اُٹھ جاتا ہے۔ میں مولوی نورالدین صاحب کے ۱۹۰۹ء کے درس کے نوٹ اس پر شہادت کے لئے پیش کرتا ہُوں۔ جس میں اُخرۃ کے معنی آخری گھڑی کئے گئے ہیں" (آئینہ غلو و اختلاف ص۹۶)

ڈاکٹر صاحب! بطونِ قرآن کی رُو سے یہاں اُخرۃ سے مراد "روز آخر" لینے سے کس کو انکار ہے۔ لیکن اس بہانہ سے آپ آیت کے قطعی یقینی اور روشن معنی (جو کہ اُوپر کئے گئے ہیں) کیونکر ردّ کر سکتے ہیں۔ جبکہ یہاں انزل الیک و ما انزل من قبلک اس سے قبل پڑا ہوا ہے۔ جو کہ مذکورہ معنی پر نصِ صریح اور زبردست قرینہ ہے۔ گویا بیان کلام سے ظاہر ہے کہ اٰخرہ سے مراد پیچھے آنے والی وحی ہے کیونکہ اس سے پہلے وحیوں کا ہی ذکر ہے۔ پس اگر حضرت خلیفۃ المسیح اول نے ایک وقت اُخرۃ سے مراد روز آخر کیا ہے تو کیا اٰخرہ سے "پیچھے آنے والی وحی" کے معنی کا انکار کیا ہے انکار نہیں۔ بلکہ آپ دیکھیں گے۔ کہ ان معنوں کو حضرت خلیفۃ المسیح اول نے درس قرآن میں کئی بار بڑی تحدی سے پیش فرمایا ہے۔ بہرحال اب فیصلہ آسان اور سہل ترین ہے۔ اگر یہ ثابت ہو جائے کہ حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ تعالےٰ عنہ وبالاخرۃ ھم یوقنون کی تفسیر وُہی فرماتے ہیں۔ جو حضرت مولوی شیر علی صاحب کی شہادت میں درج ہے۔ تو جھگڑا طے ہو جاتا ہے۔ ایک تو آپ کی اس تحدی کا بطلان واضح اور ظاہر ہو جاتا ہے۔ کہ "مولوی نورالدین صاحب" نے ہرگز اُخرۃ کے "پیچھے آنے والی وحی" معنے نہیں کئے۔ دُوسرے حضرت مولوی شیر علی صاحب کی شہادت پر مہر تصدیق ثبت ہو جاتی ہے اور حضرت مولوی صاحب نے اپنی شہادت میں یہ جو فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مذکورہ تفسیر کرنے کے "بعد میں نے حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ کو بھی اپنے درس میں یہی معنے بیان فرماتے ہُوئے سُنا ہے" بالکل درست ثابت ہو جاتا ہے

الغرض حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کی ایسی تفسیر سے حضرت مولوی شیر علی صاحب کی شہادت کی کامل طور پر تصدیق ہو جاتی ہے۔

اب سنیئے۔ حضرت خلیفۃ المسیح اوّل فرماتے ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح اوّل کی فرمُودہ تفسیر

(الف) "ما انزل الیک سے وُہ سب وحی مُراد ہے۔ جو کہ خداوند کریم نے حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر نازل فرمائی۔ خواہ وُہ کسی رنگ میں ہو۔ اور ما انزل من قبلک وُہ کل وحی الہٰی ہے۔ جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے پہلے انبیاء پر نازل کی گئی۔ اور کل اس لئے لیا ہے۔ کہ ما کا لفظ جبکہ یہ موصولہ یعنی بمعنی "جو" ہو۔ تو عام اور سب کو شامل ہوتا ہے۔ لیکن چونکہ سب انبیاء کا ہم کو علم نہیں.... تو پھر جو کچھ اُن پر اُتارا گیا۔ اس کا ہمیں کب علم ہو سکتا ہے۔ پس لفظ ما کو موصولہ یعنی بمعنی "جو" قرار نہیں دینا چاہیئے۔ اس کو مصدریہ قرار دیا جائے۔ یعنی جو کہ مابعد کے فعل کو مصدر بنا دیتا ہے جس سے فعل اور باقی اسماء بنائے جاتے ہیں۔ تاکہ ترجمہ یہ ہو جائے۔ "اور جو ایمان لاتے ہیں تیری طرف اتارے جانے پر اور تجھ سے پہلے اتارے جانے پر اور پیچھے آنے والی پر یقین کرتے ہیں۔ اور اس صورت میں ان کا ردّ ہوگا۔ جو کہ نبوت اور وحی کے منکر ہیں جیسے کہ برہمو لوگ ہیں کہ نبوت کے صریح منکر ہیں..... اور آخرۃ چونکہ قرآن مجید میں بعض مقام پر دار یا یوم ملا کر لایا گیا ہے۔ جیسا کہ آتا ہے۔ والدار الاخرۃ خیر (اور ضرور پیچھے آنے والی حیاتی...... بہتر ہے) اور الیوم الاخرۃ پیچھے آنے والا دن۔ اور دار آخرۃ اور یوم آخر سے مراد حشر کا وقت ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لہٰذا مفسرین نے یہاں اکیلے آخرت سے بھی حشر کا وقت اور قیامت ہی مراد رکھا ہے۔ لیکن ماقبل پر یعنی ما انزل الیک اور ما انزل من قبلک پر نظر کرنے سے حضرت خاتم النبیین کی دوسری بعثت ثابت ہوتی ہے۔ جیسا کہ ھو الذی بعث الامیین رسولاً منھم ۔۔۔ الخ ۔۔۔ و اخرین منھم لما یلحقوا بھم (اللہ وہ ہے کہ جس نے ان پڑھوں میں ایک رسول بھیجا ہے۔ جو کہ ان سے ہے۔ ان پر اللہ کی آیتیں پڑھتا ہے۔ اور ان کو پاک کرتا ہے کتاب اور حکمت سکھاتا ہے۔ اگرچہ اس سے پہلے کھلی کھلی گمراہی میں تھے۔ اور ان آخرین میں بھی اس رسول کو بھیجے گا۔ جو اب تک ان پہلوں کے ساتھ نہیں ہے) میں ذکر آیا ہے۔ کیونکہ یہاں سے صاف صاف ثابت ہے۔ کہ آنحضرت ایک دفعہ تو انہی لوگوں میں مبعوث ہوئے یعنی بھیجے گئے۔ اور ایک دفعہ ان پیچھے آنیوالوں میں بھی مبعوث ہوں گے۔ جو کہ ان پہلوں کے ساتھ نہیں ہے۔

پس ماقبل پر نظر کرنے سے وبالآخرۃ ھم یوقنون کے یہ معنی ہوں گے۔ کہ وہ لوگ پیچھے آنے والی بعثت نبی کریم پر یقین رکھتے ہیں۔ یہ تو اسی صورت میں ہوں گے۔ کہ جب ماقبل میں یعنی ما انزل میں ما مصدریہ لیا جائے۔ یعنی دوسرے ترجمہ کے لحاظ سے یہاں پر بھی بعثت مراد ہوگی۔ جیسی کہ ما انزل سے بعثت مراد ہے۔ اور اگر ما موصولہ بمعنی جو بنایا جائے۔ یعنی پہلا ترجمہ لیا جائے۔ تو اس سے وحی مراد ہے جو کہ پیچھے آنے والی ہے۔ جیسے کہ ما انزل سے وحی مراد ہے پس پہلے ترجمہ کے لحاظ سے وبالآخرۃ ھم یوقنون کے معنی یہ ہونگے۔ اور وہ لوگ پیچھے آنے والی وحی پر یقین کرتے ہیں۔ (نوٹ از درس القرآن مطبوعہ رسالہ تعلیم الاسلام جلد اول نمبر ۵ بابت ماہ نومبر ۱۹۰۶ء)

(ب) حضرت خلیفۃ المسیح الاول کا شائع کردہ پہلا پارہ مطبوعہ میرٹھ ۱۹۰۹ء کے حاشیہ پر بھی آخرہ سے آنے والی وحی مراد لی ہے

ڈاکٹر بشارت احمد صاحب سے خطاب

ڈاکٹر صاحب آپ نے ملاحظہ کیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح اول نے وبالآخرۃ ھم یوقنون کے کیا معنی بیان فرمائے کیا حضرت مولوی شیر علی صاحب کی شہادت کی تصدیق حضرت خلیفۃ المسیح اول کی فرمودہ تفسیر نے نہ کر دی۔ کیا یہ تفسیر حضرت مولوی صاحب کی شہادت کی ثقاہت پر گواہ نہیں ہے اور ضرور ہے۔ تو پھر آپ ہی کہیں کہ آپ کس مونہہ سے حضرت مولوی شیر علی صاحب کی شہادت کو سراسر باطل اور افترا کہتے ہیں۔ آپ کن ہاتھوں سے اس سچی شہادت کو ردی کی ٹوکری میں پھینک سکتے ہیں۔ وہ کیا وجوہ ہیں۔ جن کی بناء پر اس شہادت کو آپ رد کر سکتے ہیں۔ کیا وہی وجوہ حضرت خلیفۃ المسیح اول کی مذکورہ تفسیر کے لئے موجود نہیں ہیں۔؟ تو پھر کیا آپ حضرت خلیفۃ المسیح اول کی تفسیر کا بھی انہی دلسوز اور ناشائستہ الفاظ سے خیر مقدم کریں گے۔ جو حضرت مولوی شیر علی صاحب کی شہادت کے متعلق آپ نے برملا استعمال کئے۔ کیا یہ تفسیر بھی اس قابل ہے۔ کہ اس کو حقارت سے ردی کی ٹوکری میں پھینک دیں اور کہدیں ایں دفتر بے معنی غرق مئے ناب اولی۔ نہیں ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا۔ ایسا کہنے سے آپ یقیناً ہچکچائیں گے۔ تو پھر آپ پر واضح رہے۔ کہ آپ حضرت مولوی شیر علی صاحب کی شہادت کو بھی نہیں جھٹلا سکتے کیونکہ جب آپ اس شہادت کو جھٹلاتے ہیں۔ تو دلیل یہ دیتے ہیں۔ کہ الآخرۃ کے معنی مسیح موعود کی وحی کرنے سے اسلام کا کچھ باقی نہیں رہتا۔ اس لئے یہ شہادت سراسر باطل ہے۔ لیکن آپ نے ملاحظہ فرمایا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام وبالآخرۃ ھم یوقنون کی ایک تفسیر بیان کرتے ہیں۔ اور اس کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح اول اپنے درس قرآن میں اور اپنے شائع کردہ پارہ اول میں یہی معنی اختیار کرتے ہیں۔ اب آپ حضرت مولوی شیر علی صاحب کی شہادت کا رد نہیں کر رہے اور اسکو حقارت سے نہیں ٹھکرا رہے۔ بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت خلیفۃ المسیح اول کی بیان فرمودہ تفسیر کو حقارت سے ٹھکرا رہے ہیں۔

خاکسار فضل کریم سیکرٹری خدام الاحمدیہ لائل پور

دہلی میں جماعت احمدیہ کی نماز عید

آنریبل چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب کا خطبہ عید

بروز ہفتہ نماز عید الفطر حسب معمول روشن آرا باغ میں ادا کی گئی۔ بہت سے احباب قریب کے مقامات سے بھی تشریف لائے ہوئے تھے۔ صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب آئی۔ سی۔ ایس حصار سے تشریف لائے۔ صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب اور میاں عباس احمد خان صاحب بھی اتفاق حسنہ سے موجود تھے۔ بفضلہ تعالیٰ مردوں۔ عورتوں اور بچوں سے تمام میدان بھر گیا۔ عورتوں کے لئے پردہ کا بخوبی انتظام تھا۔ خطبہ عید آنریبل چودھری صاحب نے پڑھا۔ آپ نے فرمایا کہ ایک عید کا ذکر قرآن شریف میں بھی ہے۔ وہ عید حضرت عیسٰے علیہ السلام نے اپنی قوم کے لئے مانگی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ کہ میں نے تمہاری دعا قبول کی۔ اور تمہارے لئے مائدہ آسمان سے اتارا۔ لیکن اگر تم نے اسکی ناشکری کی۔ تو تمہیں وہ عذاب دوں گا۔ کہ دنیا میں کسی کو میں نے آج تک نہیں دیا۔ اس میں مسلمانوں کے لئے ایک سبق ہے۔ جیسا کہ ہر ایک نبی کے وقت میں مائدہ اترا۔ ایسا ہی سب سے بڑھ کر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر اترا۔ اور پھر اس وقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ وہ مائدہ اتارا گیا۔ سو اس عید کو حاصل کرنے اور قائم رکھنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ وہ عید وصال الٰہی ہے۔ ایک ماہ کامل روزہ رکھنے کے بعد اللہ تعالیٰ کا قرب اپنے ظرف کے لحاظ سے جس قدر کسی نے حاصل کیا۔ اسی قدر اسے عید حاصل ہوگئی۔ لیکن اگر ہم روزہ رکھ کر ویسے کے ویسے ہی کورے کے کورے رہے تو ہماری حقیقی عید نہیں ہے۔ ہاں بچوں کی سی عید کہہ سکتے ہیں۔ کہ نئے کپڑے یا معمول سے اچھا کھانا کھا کر طبیعت خوش کر لی احمدیہ جماعت کو خاص کر اس بارے میں کوشش کرنی چاہیئے۔ کیونکہ حقیقی طور پر اسلام کی حامل اس وقت یہی جماعت ہے۔

نبی کے آنے پر ہر شخص کا اندرونہ ظاہر ہو جاتا ہے۔ کہ اس میں کس قدر ایمان یا کفر کے درجے موجود ہیں۔ ابھی چند روز ہوئے کہ مولوی ثناء اللہ صاحب کے خیالات کا اظہار ہوا۔ جو کہ انہوں نے بطور وصیت اپنے اخبار میں چھاپے ہیں۔ یعنی میرے مرنے کے بعد میرا جنازہ وہ لوگ پڑھیں جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جنازے پر پتھر اور پاخانہ پھینکا تعجب ہے کہ ایک شخص تمام عمر قرآن شریف پڑھتا رہا۔ اور تفسیر لکھتا اور سناتا رہا۔ اور احادیث بھی پڑھتا۔ اور ان کی منادی کرتا رہا۔ مگر اس نے یہ نہیں سمجھا۔ کہ تمام نبیوں کے ساتھ مخالفوں نے کیا کیا۔ یہی کہ استہزا کیا پتھر پھینکے پھر یہ حرکت جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جنازے کے متعلق کی گئی۔ کیا کسی شریف انسان کا کام ہو سکتا ہے لیکھرام کی موت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی کے ماتحت ہوئی۔ اور اسے اس مثال کے ساتھ جو نسبت ہے وہ سب کو معلوم ہے۔ مگر میں کہتا ہوں۔ کہ اگر لیکھرام کی ارتھی پر بھی کوئی پتھر پھینکتا۔ تو کیا یہ کوئی شریفانہ فعل سمجھا جاتا۔ اب کسی شخص کا اور پھر مولوی کہلانے والے شخص کا ایسی خواہش رکھنا کہ ایسے غنڈے اور بدمعاش لوگ اس کا جنازہ پڑھیں۔ اسکے انجام کو خوب ظاہر کر رہا ہے۔

میں اس وقت یہ کہنا چاہتا ہوں۔ کہ احمدی جو کہ اس وقت اسلام کی حقیقت کو سمجھ چکے ہیں۔ وہ حقیقی عید حاصل کرنے کی کوشش کریں۔ اگر کسی نے اس عید کو حاصل نہ کیا۔ تو اس کی مثال ایسے کارخانے کی سی ہوگی۔ جس میں مثلاً چکیاں چل رہی ہوں۔ ان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سکے پرزے گھس رہے ہوں۔ اور طاقت ضائع ہو رہی ہو۔ مگر ان میں نہ تو گیہوں ڈالا جائے۔ اور نہ ہی آٹا یا میدہ نکلے۔ ظاہر ہے کہ یہ مشین ہی اسطرح چل کر خراب ہو جائے گی۔ دیکھنے والے اس پر کس قدر رنج اور افسوس کرتے ہیں مگر اپنی روحانیت کو کھونے اور اس کے ضائع ہونے پر بہت کم ہیں جو غور کرتے اور پشیمان ہوتے ہیں۔ یا اس کے حاصل کرنے کے لئے کوشش کرتے ہیں۔ ایک سرکاری ملازم کو اگر جرمانہ ہو جائے۔ یا اس کی ایک روز کی تنخواہ کا نقصان ہو جائے۔ یا ترقی رک جائے۔ تو اسے کس قدر افسوس ہوتا ہے۔ اس کے لئے اپیلیں کرتا ہے۔ اور میموریل تیار کرتا ہے مگر یہ کس قدر سوچنے کا مقام ہے کہ روحانیت کے لئے بھی اس کے دل میں یہ تڑپ ہے یا نہیں۔ پس چاہئیے کہ ہم اپنے اعمال کا محاسبہ کرتے رہیں کہ آیا ہم وصال الٰہی اور عید کو حاصل کر رہے ہیں۔ یا ہمارے اعمال ضائع تو نہیں ہو رہے۔

ایک شخص جس کو حقیقت کا علم ہی نہیں وہ اس سے محروم ہے۔ بیشک وہ بدقسمت ہے۔ لیکن جو باوجود علم رکھنے کے پھر اس سے محروم ہے اس کی بدقسمتی کا کیا ٹھکانا۔ حضرت عیسٰے علیہ السلام کی امت نے اس عید کی قدر نہ کی۔ یا وصال الٰہی کو اپنی امت میں قائم رکھنے کی کوشش نہ کی تو اس ناشکری کے بدلے میں ان کو سخت ترین سزا کا وعید دیا۔

اس وقت جو جنگ ہو رہی ہے۔ وہ ایک عالمگیر عذاب کی صورت اختیار کر رہی ہے۔ اس کو روکنے کے لئے عظیم ترین قربانی کی ضرورت ہے بے شک ظاہری سامانوں کی بھی ضرورت ہے۔ لیکن احمدیہ جماعت کو علاوہ ظاہری سامانوں کے دعا اور تبلیغ کی بھی ضرورت ہے۔ یہ جنگ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی کے ماتحت ہے۔ اب جسقدر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تبلیغ وسعت اختیار کرے گی۔ لوگ امن کی راہ اختیار کرتے جائیں گے۔ اور یہ تبلیغ جس قدر حکومت برطانیہ کے ماتحت ہم کر سکتے ہیں۔ اور کسی گورنمنٹ کے ماتحت اب تک نہیں ہو سکتی۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے نہایت لطیف رنگ میں فرمایا ہے۔ کہ میری عقل تو یہی کہتی ہے کہ برطانیہ مظلوم ہے۔ اور حکومت برطانیہ کے ماتحت ہی جماعت احمدیہ کی ترقی زیادہ ہو رہی ہے۔ اس کی فتح کے لئے دعا کرنی چاہیئے۔ مگر جو شخص یہ سمجھتا ہو کہ اس کی عقل اس کے خلاف ہے۔ تو وہ سچے دل سے دعا نہیں کر سکتا اس کے لئے حضور اور کیا کہہ سکتے ہیں لیکن بات سچ یہی ہے۔ کہ جس کو خدا تعالےٰ نے خلیفہ موعود بنایا ہے۔ اس کی عقل تک ہماری عقل کہاں پہونچ سکتی ہے۔

پس ہمیں چاہیئے کہ اس حکومت کی فتح کے لئے دعا کریں۔ اور تبلیغ کے لئے کمر کس لیں۔ دیکھو جن ملکوں میں میلوں تک جنگل چلے گئے ہیں۔ مثلاً کینیڈا میں۔ وہاں جب آگ لگتی ہے۔ تو پھر جس سمت کو ہوا چلتی ہے۔ اس طرف سرعت کے ساتھ آگ پھیلتی چلی جاتی ہے۔ کہ گھوڑے پر سوار ہو کر بھی اگر آدمی بھاگے تو بھی بچ نہیں سکتا۔ اور گھوڑا بھی کہاں تک بھاگتا چلا جائے گا۔ اس وقت لوگ یہی کرتے ہیں کہ دوسری جگہ پر بھی آگ لگا دیتے ہیں۔ اور وہ آگ بھی پھیلتی جاتی ہے۔ یہانتک کہ مخالف سمت کی آگ کے ساتھ ٹکر کھاتی ہے۔ اور پہلی آگ پھر وہیں رک جاتی ہے۔ پس اس کا علاج بھی یہی ہے۔ کہ ہم بینظیر قربانی کے ساتھ تبلیغ کرتے چلے جائیں۔ اس جنگ کی آگ کے ساتھ جب ہماری تبلیغ کی آگ ٹکر کھائے گی۔ تو دنیا میں حقیقی امن قائم ہو گا۔

اس کے بعد میں چند اور ضروری باتیں بیان کرنا چاہتا ہوں۔ وہ مختصر طور پر یہ ہیں۔ کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صحت کے لئے ہر جمعہ کی رات کو خصوصاً۔ اور ہر روز شب بھی کم از کم ۱۹۴۲ء کی ۱۲ر جنوری تک۔ جبکہ حضور کی عمر ۵۲ سال کی ہو جائے دعا کرتے رہیں۔ دوسرے تفسیر القرآن جو حضور نے تحریر فرمائی ہے خود خریدیں۔ اور دوسروں کو خریدار بنائیں۔ یہ تفسیر ایک خاص شان رکھتی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تفسیر کے بعد جو آپ نے بیان فرمائی۔ تمام تفسیروں میں جو کہ آپ کے بعد لکھی گئی ہیں یہ ایک نمایاں حیثیت رکھتی ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ اس کی ایک خاص تعداد ہم خریدیں اور اکٹھے دہلی سے درخواست خریداری بھیجیں۔ اس میں ہمیں کفایت رہے گی۔ اس کے بعد ایک لمبی دعا کی گئی۔

خاکسار شیخ غلام حسین سیکرٹری انجمن احمدیہ دہلی۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے حضور بعض مخلصین کے مخلصانہ جذبات کا اظہار

جن احباب نے تحریک جدید کا چندہ ۲۹ر رمضان المبارک تک پورا ادا کر دیا ہے۔ یا وہ جو مرکز میں منی آرڈر ۳۱ر اکتوبر تک نہ پہنچنے کی وجہ سے مقامی جماعت میں ادا کر کے بذریعہ چٹھی فنانشل سیکرٹری تحریک جدید کو اطلاع دے چکے ہیں۔ ان سب کے نام دعا کے لئے حضور کی خدمت میں پیش کئے جا چکے ہیں چونکہ ہر وعدہ پورا کرنے والے کی یہ خواہش ہے کہ اسے معلوم ہو کہ اس کا نام دعا کے لئے پیش ہو چکا ہے۔ اس لئے فہرست بہت جلد شائع کرنے کی کوشش کی جائے گی۔ مگر ان کے نام اسوقت تک شائع ہوں گے جنہوں نے مقامی جماعت میں چندہ ادا کیا ہے جب تک ان کی رقم مرکز میں داخل نہ ہو جائیگی

تحریک جدید کے جہاد میں شامل ہونے والے اپنے امام مقدس سے جو محبت اور اخلاص رکھتے ہیں۔ اس کا کسی قدر اندازہ ذیل کے خطوط سے کیا جا سکتا ہے۔ جو بہت سے خطوط میں سے پیش کئے جا رہے ہیں:-

(۱) خاکسار کا امسال تحریک جدید کے چندہ کا وعدہ ۱۳۶/ کا تھا۔ اور یہ تحریک جدید کے پہلے سال کے چندے سے تقریباً پانچ گنا تھا۔ پچھلے سال اور اس سال میں سخت مالی مشکلات میں مبتلا رہا ہوں اور ہوں۔ پہلے ارادہ کیا تھا۔ کہ اس سال مبلغ ۱۰۰ روپیہ حضور کی خدمت میں پیش کر کے باقی کی اس شرط پر معافی چاہوں گا۔ کہ اگر بقایا ادا کر سکا تو بہتر ورنہ حضور معافی دے دیں۔ مگر میں نے اپنے پیارے امام سیدنا امیر المومنین ایدہ اللہ کا ۱۸ر اکتوبر کا خطبہ جو اخبار "الفضل" ۲۴ر اکتوبر میں شائع ہوا تھا پڑھا۔ اسی وقت سے میں نے مصمم ارادہ کر لیا۔ کہ اگر مجھے گھر کا تمام سامان فروخت کرنا پڑے۔ تو کر دوں گا۔ مگر حضور کے ارشاد کی تعمیل ضرور کروں گا۔ تحریک جدید کے لئے جس قدر چندے کا میں نے وعدہ کیا ہے وہ پورا اور فوراً ادا کر دوں گا۔ تا حضور کے حکموں کی تعمیل کرنے والوں میں میں بھی ہو جاؤں۔ حضور کے ان گنت ہم پر اور ہماری اولادوں پر احسان ہیں۔ حضور خدا تعالےٰ کے عظیم الشان نشانوں میں سے ایک نشان۔ اور اس کی عظیم الشان نعمتوں میں سے ایک نعمت ہیں۔ آقا! پیارے آقا! ۱۳۰/ روپے ارسال بحضور ہیں قبول فرمائیں۔ اور دعا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ حضور کو صحت کاملہ عطا فرمائے۔ اور دیر تک ہمارے سروں پر سلامت باکرامت رکھے۔ آمین

(۲) آپ کا اعلان اخبار الفضل میں پڑھا۔ کہ تحریک جدید سال ششم کا چندہ ۳۱ر اکتوبر تک ادا کرنے والوں کے نام حضور کی خدمت میں ۲۹ر رمضان المبارک کو دعا کے لئے پیش ہوں گے۔ مجھے اپنے وعدہ کی رقم بوجہ مصروفیت بھول گئی تھی ۱۵۰ روپے بذریعہ منی آرڈر بھیج رہا ہوں۔ اگر اس سے زائد رقم ہے۔ تو بذریعہ تار مجھے اطلاع دیں۔ تا بذریعہ تار بھیج دوں۔ تار کا خرچ بھی میں اس کے ساتھ ہی ادا کر دونگا۔

(۳) میرے آقا! میرے پیارے آقا! میں اب تک خواب خرگوش میں رہا۔ حضور اس ناچیز کا ذکر نہ فرمائیں۔ اور میں وعدہ کر کے بھول جاؤں۔ کتنی بڑی بدقسمتی ہے۔ میرے آقا میری مالی حالت اس مادی دنیا نے بہت خراب کر دی اس لئے وعدہ کے اس خیال میں رہا۔ کہ اس ماہ نہیں اگلے ماہ ادا کر دونگا

(بقیہ دیکھو ص۶ کالم سوم)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رپورٹ مساعی مجلس خدام الاحمدیہ بابت ماہ وفا ۱۳۱۹ھش

تربیت واصلاح

لاہور میں خدام کو مسجد میں با جماعت نماز کا التزام کرایا جاتا ہے۔ بعض حلقوں میں صبح کی نماز کے لئے جگایا بھی گیا۔ انسداد بیکاری کے لئے بھی بارسوخ احباب کوشاں رہتے ہیں پندرہ روزہ اجلاس باقاعدہ ہوتے ہیں۔ درس کا سلسلہ جاری ہے۔ قرآن کریم کی سورتیں باترجمہ یاد کرائی گئیں۔ ضرورۃ الامام کے امتحان کے لئے تمام خدام کو تیار کیا گیا۔ حضور کے مضمون "میری وصیت" کے موقعہ پر ایک جلسہ کیا گیا۔ اور چندہ اکٹھا کیا گیا۔ ایک حلقہ کے امتحان کشتی نوح میں اول دوم و سوم رہنے والوں کو انعامات دیئے گئے۔

ملتان۔ نماز کے لئے کوشش بہت حد تک کامیاب رہی ہے۔ خدام کے ہفتہ وار اجلاس ہوتے ہیں۔ اکثر ممبر قرآن باترجمہ پڑھنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ تحریک جدید کے جلسوں کے انعقاد میں بھی کافی امداد دی گئی۔ بیکاری کے ازالہ کی کوشش جاری ہے

گوجرانوالہ میں ایک غیر احمدی لڑکے کے اخلاق کی درستی کی گئی۔ چند غیر احمدی جو سینما دیکھنے جا رہے تھے۔ ان کو سمجھایا گیا۔ جس کا اثر یہ ہوا۔ کہ ان کے پاس سینما کے جو پیسے تھے۔ وہ لے کر ایک ضرورت مند کو دیئے گئے۔ دو اشخاص کے لئے روزگار مہیا کیا گیا۔ تربیتی اجلاس ہوتے رہے۔ تین خطرناک جھگڑوں کا فیصلہ کیا گیا۔

کلکتہ میں اصلاح مابین کی کوشش کی گئی۔ اور نماز کے لئے کوشش جاری رہی حضور کی صحت کے لئے بورڈ پر دعا کیلئے اعلان کئے جاتے رہے

جموں میں ایک ممبر نے سگریٹ پینا چھوڑ دیا۔ اس کے علاوہ لائل پور۔ مونگیر۔ سنگرور۔ لدھیانہ دہلی۔ چک ۹۹ شمالی لودھراں۔ دینا پور اور مونگ میں تلقین نماز کا سلسلہ جاری رہا۔ سونگھڑہ میں صبح کی نماز کے وقت بچوں کو بھی جگایا گیا۔ مونگیر۔ سنگرور۔ پنڈ دادنخان اور دہلی میں ہفتہ وار اجلاس کا سلسلہ بھی جاری رہا۔ دہلی میں تین بے کار احمدیوں کو کام پر لگایا گیا۔ برہمن بڑیہ میں ۲۹۔ اشخاص کو نماز کی تلقین کی گئی جس میں ۱۷ غیر احمدی ہیں۔ پنڈ دادنخان میں بیکاری کے انسداد کی کوشش کی گئی۔ حیدر آباد دکن میں نماز باترجمہ کے سبق دیئے گئے۔ چار اہم اجلاس منعقد کئے گئے۔ جو بہت کامیاب رہے حضور کی وصیت کو خدام کے سامنے پیش کر کے اپنے اندر اصلاح پیدا کرنے کی تلقین کی گئی۔ ایک دفعہ جوبلی ہال میں تبادلہ خیالات ہوا۔ کاٹھ گڑھ میں خدام نے حضور کی درازی عمر کے لئے صدقہ دیا۔ کوٹ رحمت خان میں جماعت کی اصلاح کی کوشش کی گئی۔ بنگہ میں ایک بورڈ بنایا گیا۔ جس پر ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام لکھے جاتے ہیں۔ ایک اجلاس ہوا جس میں پابندی نماز کی تلقین کی گئی۔ اس کے علاوہ ایک اجتماع سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب کی آمد پر کیا گیا۔ دینا پور۔ مونگیر اور بنگہ میں درس کا سلسلہ بھی جاری رہا۔

تبلیغ

ملتان۔ کلکتہ۔ سنگرور۔ دہلی لودھراں اور دینا پور میں انفرادی طور پر تبلیغ کا سلسلہ جاری رہا۔ سونگھڑہ۔ لدھیانہ۔ لائل پور اور صدر سیالکوٹ میں یوم التبلیغ کے موقعہ پر خدام نے تبلیغ میں خوب حصہ لیا۔ لاہور کے خدام انفرادی اور اجتماعی طور پر زبانی اور ٹریکٹوں کے ذریعہ سے بھی تبلیغ میں معروف رہے۔ یوم التبلیغ کے موقعہ پر غیر مبایعین میں تبلیغ کا اچھا موقعہ ملا جنہیں زبانی گفتگو کے علاوہ لٹریچر بھی دیا گیا۔ گوجرانوالہ میں ایک جینی اور بعض اہل حدیثوں سے تبادلہ خیالات ہوتا رہا۔ جس کا اثر بہت اچھا ہے۔ مونگھیر میں انفرادی تبلیغ کے علاوہ ایک تبلیغی گروہ نے چودہ میل کا سفر طے کر کے تبلیغ کی۔ چک ۹۹ شمالی میں ایک تبلیغی جلسہ منعقد کیا گیا۔ برہمن بڑیہ میں ۱۴۳۔ اشخاص کو اور مونگ میں ۱۵۷۔ اشخاص کو تبلیغ کی گئی۔ پنڈ دادن خان اور کوٹ رحمت خان میں خدام نے خوب محنت سے اس کام میں حصہ لیا۔

ذہانت وصحت جسمانی

صدر سیالکوٹ اور چک ۹۹ شمالی میں دیسی کھیلیں کھیلی گئیں۔ لائل پور میں گتکے کے لئے کوشش ہو رہی ہے۔ حیدر آباد دکن میں ایک دفعہ اجتماعی ورزش کرائی گئی۔ دہلی میں انفرادی طور پر کھیلوں کی تلقین کی گئی۔ پنڈ دادن خان میں گتکا کھیلا جاتا رہا۔ دینا پور میں تیرنے کی مشق کی گئی۔ گوجرانوالہ میں دیسی کھیلوں کے علاوہ فٹ بال۔ والی بال اور سائیکل چلانے کی مشق کرائی جاتی ہے۔ اجتماعی ورزش بھی ہوتی رہی۔ کھیلوں میں اطفال بھی حصہ لیتے رہے۔ لاہور میں خدام قریباً روزانہ بعض انفرادی اور بعض اجتماعی طور پر ورزش کرتے ہیں۔ تیرنے اور نشانہ غلیل کی مشق بھی کرائی گئی

تعلیم

لاہور میں تعلیم بالغان کا کام جاری ہے مونگیر میں نماز باترجمہ اور قرآن کریم ناظرہ پڑھایا جاتا ہے۔ ایک شخص کو اردو پڑھایا گیا۔ دینا پور میں گھر پر ایک لڑکی کو قرآن کریم اور اردو پڑھایا گیا۔ موضع نشکار میں بچوں کو پڑھایا گیا۔ بنگہ میں نوجوانوں اور بچوں کو قرآن مجید اور نماز باترجمہ کی تعلیم دی جاتی ہے۔ مونگ میں ایک شخص کو قرآن کریم کا سبق دیا جاتا ہے۔

شعبہ اطفال

ملتان۔ لائل پور۔ مونگیر۔ لدھیانہ۔ دہلی۔ اور پنڈ دادن خاں میں مجالس اطفال قائم اور ان کے مربیان بھی مقرر ہیں۔ لودھراں میں اطفال کو نماز اور قرآن کریم کا سبق دیا جاتا ہے۔ پنڈ دادن خان اور لائل پور میں اطفال کے اجلاس ہوتے ہیں۔ گوجرانوالہ میں اطفال کو حدیث امانت اور بعض قرآنی آیات یاد کرائی گئیں۔ اطفال دیگر کاموں میں بھی حصہ لیتے ہیں۔ صدر سیالکوٹ میں بھی مجلس قائم ہے چک ۳۳ جنوبی میں اس کے لئے کوشش ہو رہی ہے۔ لاہور میں اطفال نہایت خوشی سے کام کرتے ہیں۔ درثمین کی نظمیں۔ قرآنی آیات اور دعائیں یاد کرائی جاتی ہیں۔ نماز اور اذان وغیرہ سکھائی جاتی ہے۔ تربیتی اجلاس ہوتے ہیں۔ اور اسلامی تعلیم سے واقفیت کرائی جاتی ہے۔ اطفال کھیلوں میں بھی حصہ لیتے ہیں۔ نشانہ غلیل تیرنے کی مشق ہوتی ہے حاضری نماز۔ اذان اور نماز کی ادائیگی کے سلسلہ میں بعض انعامات بھی دیئے گئے۔

خاکسار غلیل احمد۔ جنرل سکرٹری مجلس خدام الاحمدیہ

بقیہ صفحہ ۵

مگر شومئی قسمت کہ وہ اگلا ماہ نہ آیا۔ اب جو حضور کے پاک کلمات پہنچے۔ تو بدن میں آگ سی لگ گئی۔ روح بے چین ہو گئی۔ پیارے آقا! اس ماہ میں بھی مقروض ہوں۔ تاہم اپنا وعدہ حضور کے قدموں میں ڈال رہا ہوں۔ اگرچہ یہ حقیر رقم ہے۔ مگر قبولیت پر ممکن ہے۔ میری عاقبت بخیر ہو۔

وہ احباب جو ابھی تک اپنے سال ششم کے وعدے کو پورا نہیں کر سکے۔ ذرا غور فرماویں۔ اگر وہ شروع سال سے ساتھ کے ساتھ ادا کرتے رہتے۔ تو ان کو آخر سال میں اتنی وقت نہ پیش آتی۔ مگر اب وعدہ کرنے والے مجاہدین اپنے نفس پہ بوجھ ڈالیں۔ اور اپنے اس عہد کو جو انہوں نے اپنے مقدس امام کے حضور کیا ہے ۳۰ نومبر ۴۰ء سے قبل ادا کرنے کے لئے پوری جدوجہد کریں۔ تا آخر سال پہ وعدہ کر کے پورا کرنے والے احباب کی فہرست میں شامل ہو جائیں۔ اور آئندہ سال کا بوجھ اٹھانے کے لئے خوشی سے طیار ہوں

(باقی) فنانشل سکرٹری تحریک جدید

باموقع زمین اور سستی ڈگریاں خریدو

(۱) نصرت گرلز ہائی سکول سے ملحقہ جانب شمال ۲۲ مرلہ زمین۔ مشرق ۲۰ فٹ اور جنوب وشمال ۱۰-۱۰ فٹ گلیاں ہیں۔ نادر موقع ہے۔ (۲) میں نے شیخ محمد لطیف صاحب (بانی زکیہ خانم صنعتی سکول قادیان) و خواجہ محمد شریف صاحب پسران شیخ صاحبدین صاحب ڈھینگرہ گوجرانوالہ کے خلاف بالترتیب مبلغ ۱۷۱ روپیہ و ۳۰ روپیہ کی ڈگریاں قرض حسنہ محکمہ قضا سے حاصل کی ہیں۔ پرونوٹ میعادی بھی موجود ہیں۔ ضرورتاً سستے داموں فروخت کرتا ہوں۔

پتہ:۔ مرزا غلام نبی چغتائی ٹیچر گورنمنٹ سکول گوجرانوالہ

ہر قسم کی طبی ضرورتوں کے لئے طبیہ عجائب گھر قادیان کی خدمات سے فائدہ حاصل کریں۔ پروپرائٹر طبیہ عجائب گھر قادیان۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خریداران الفضل جن کی خدمت میں وی۔ پی۔ ارسال ہوئے

گذشتہ سے پیوستہ

۱۵۱۵۰ - غلام رسول صاحب
۱۵۱۷۵ - کریم بخش صاحب
۱۵۱۷۸ - شیخ محمد اسمٰعیل صاحب
۱۵۱۸۷ - سیکرٹری صاحب انجمن احمدیہ کولمبو
۱۵۱۸۸ - محمد اکرم صاحب
۱۵۲۰۲ - حکیم علی احمد صاحب
۱۵۲۰۸ - بابو رشید احمد صاحب
۱۵۲۱۲ - چوہدری غلام محمد صاحب
۱۵۲۱۵ - فتح محمد صاحب
۱۵۲۲۱ - گل محمد صاحب
۱۵۲۲۹ - میاں لعل الدین صاحب
۱۵۲۳۲ - حاجی مہر الدین صاحب
۱۵۲۳۹ - پیر محمد اکبر صاحب
۱۵۲۵۳ - احمد الدین صاحب
۱۵۲۵۵ - مسٹر محمد منظور احمد خان صاحب
۱۵۲۶۴ - برکت علی صاحب
۱۵۲۶۹ - ایچ حیدر صاحب
۱۵۲۷۳ - شریف احمد صاحب
۱۵۲۷۵ - مبارک احمد خان صاحب
۱۵۲۷۷ - محمود حسن خان صاحب
۱۵۲۷۹ - بشارت احمد صاحب
۱۵۲۸۱ - چراغ دین صاحب
۱۵۲۸۲ - بابو محمد حنیف صاحب
۱۵۲۹۴ - مستری محمد علی صاحب
۱۵۲۹۷ - محترمہ اہلیہ صاحبہ جناب احمد صاحب

۱۵۳۱۲ - مولوی احمد الدین صاحب
۱۵۳۲۱ - صوبیدار شیر ولی صاحب
۱۵۳۲۲ - مراد بخش صاحب
۱۵۳۲۴ - سعید احمد خان صاحب
۱۵۳۳۵ - جناب ذوالفقار علی صاحب
۱۵۳۴۷ - چوہدری عنایت اللہ صاحب
۱۵۳۵۴ - محمد لطیف صاحب
۱۵۳۵۵ - محمد کریم صاحب
۱۵۳۵۶ - عبد الرحمٰن صاحب
۱۵۳۵۸ - چوہدری محمد عظیم صاحب
۱۵۳۶۱ - مستری محمد اسمٰعیل صاحب
۱۵۳۶۶ - چوہدری محمد تقی صاحب
۱۵۳۷۷ - شیخ محمد احمد صاحب
۱۵۳۸۱ - اسمٰعیل شریف صاحب
۱۵۳۹۴ - حکیم شاہ محمد صاحب
۱۵۴۰۴ - راجہ بشیر الدین صاحب
۱۵۴۰۶ - حکیم محمد احمد صاحب
۱۵۴۰۷ - بیگم چوہدری نبی احمد صاحب
۱۵۴۰۸ - ایم نصیر الحق صاحب
۱۵۴۱۰ - چوہدری محمد نواز صاحب
۱۵۴۱۱ - عزیز اللہ صاحب
۱۵۴۱۳ - عبد اللہ خیر الدین صاحب
۱۵۴۱۴ - معرفت خواجہ حبیب صاحب
۱۵۴۱۶ - منیر احمد صاحب
۱۵۴۱۹ - چوہدری غلام حیدر صاحب
۱۵۴۲۰ - محمد منیر احمد صاحب
۱۵۴۲۱ - مولا بخش صاحب
۱۵۴۲۲ - انعام اللہ صاحب

۱۵۴۲۴ - محمد حسین صاحب
۱۵۴۲۵ - قریشی محمد شفیع صاحب
۱۵۴۳۴ - محمد فریدون صاحب
۱۵۴۴۰ - عبد المجید صاحب
۱۵۴۴۲ - جنرل سکرٹری صاحب ہانڈو
۱۵۴۴۶ - منیجر صاحب بمبئی ہوٹل
۱۵۴۴۸ - مرزا مبارک بیگ صاحب
۱۵۴۵۲ - سید شاہ فرمان صاحب
۱۵۴۵۵ - شیر علی و علی محمد صاحب
۱۵۴۵۷ - احسان الٰہی صاحب
۱۵۴۶۰ - مصلح الدین صاحب
۱۵۴۶۱ - احمدیہ مسلم لائبریری
۱۵۴۶۴ - ایم عبد الرحمٰن صاحب
۱۵۴۶۷ - چوہدری محمد شفیع صاحب
۱۵۴۶۹ - عبد الحق صاحب
۱۵۴۷۳ - عبد القیوم صاحب
۱۵۴۷۶ - عبد الحمید خان صاحب
۱۵۴۹۰ - دی مسلم لائبریری
۱۵۴۹۱ - محمد یونس صاحب
۱۵۴۹۸ - سید محمد محسن صاحب
۱۵۴۹۹ - محمد سعید احمد صاحب
۱۵۵۰۸ - خلیفہ عبد المنان صاحب
۱۵۵۱۰ - ممتاز اختر صاحبہ
۱۵۵۱۸ - ایم محمد انور صاحب
۱۵۵۲۰ - محمد مستقیم صاحب
۱۵۵۲۲ - اے آر صوفی صاحب

پرانے گرم کوٹ و کمبل

ہندوستان کے ہر شہر۔ قصبہ اور گاؤں میں جس جگہ بھی پرانے کوٹ فروخت ہوتے ہیں ہر جگہ ہمارے مال کی کھپت بوجہ کوالٹی سب سے زیادہ ہوتی ہے۔ ہزاروں مستقل دوکاندار ہر سال تھوک نفع اٹھاتے ہیں۔ اسکی وجہ ہمارے مستقل خریداروں سے ہی دریافت کریں ہر قسم کے کوٹ واسکوٹ وغیرہ ملٹری برانڈی سولجری کمبل جن کی کوالٹی سوائے ہمارے دوسری جگہ نہیں مل سکتی تازہ نرخنامہ اکتوبر ۱۹۴۰ء آج ہی طلب فرمائیں۔

میسرز رمیش راج اینڈ کمپنی سوداگران کوٹ کراچی

حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضؓ کے مجرب نسخہ جات
آپ کے شاگرد کی دوکان سے

حبوب عنبری

یہ گولیاں عنبر۔ مشک۔ موتی زعفران اور دیگر قیمتی اجزاء سے مرکب ہیں۔ ان گولیوں کا استعمال ان لوگوں کے لئے ہے۔ جن کی قوت کم ہو چکی ہو۔ اعصاب سرد پڑ گئے ہوں۔ دل ٹھنڈا ہو گیا ہو۔ سرور مٹ گیا ہو۔ چہرہ بے رونق ہو۔ حافظہ کمزور اعضاء رئیسہ سرد پڑ چکے ہوں۔ کمر درد کرتا ہو۔ کام کرنے کو جی نہ چاہتا ہو۔ ایسی حالت میں حبوب عنبری کا استعمال بجلی کا اثر دکھاتا ہے۔ گئی ہوئی قوت واپس آجاتی ہے۔ دل میں خوشی و سرور پیدا ہوتا ہے۔ اعصاب یعنی پٹھے طاقتور ہو جاتے ہیں۔ اعضائے رئیسہ و شریفہ دل و دماغ طاقتور ہو جاتے ہیں۔ جسم فربہ چست و چالاک ہو جاتا ہے۔ گویا ضعیفی کی دشمن ہے جوانی کی محافظ ہے۔ جائز حاجت مند آرڈر روانہ کریں۔ حبوب عنبری کے ایک بار کھانے سے چالیس سال تک مقوی ادویات سے چھٹی ہو جاتی ہے۔ قیمت ایک ماہ کی خوراک ۶۰ گولی پندرہ روپے۔

حب مفید النساء

یہ گولیاں عورتوں کی مشکل کشا ہیں۔ ان کے استعمال سے ایام ماہواری کی بے قاعدگی کم آنا۔ زیادہ آنا۔ نلوں میں درد۔ کولہوں کا درد۔ متلی قے چہرہ کی بے رونقی چہرہ کی چھائیاں ہاتھ پاؤں کی جلن۔ اولاد کا نہ ہونا وغیرہ سب امراض دور ہو جاتے ہیں۔ اور بفضل خدا اولاد کا منہ دیکھنا نصیب ہوتا ہے۔ قیمت ایک ماہ کی خوراک دو روپے عا

مفرح مروارید عنبری

یہ ان قیمتی اجزاء سے مرکب ہے۔ موتی یاقوت۔ زہر مہرہ خطائی۔ عنبر اشہب کستوری نیپالی۔ کشتہ مرجان۔ کشتہ یشب زعفران وغیرہ یہ بے نظیر مرکب دل و دماغ جگر کو طاقت دیتی ہے۔ حافظ کو بڑھاتی ہے۔ خفقان نسیان کی دشمن ہے۔ خون کی کمی سر کے چکروں کو دور کرتی ہے۔ دل میں خوشی و سرور پیدا کرتی ہے۔ دماغی کام کرنے والوں کے لئے اکسیر صفت ہے۔ دل کو قوی۔ بدن کو موٹا اور چہرہ کو بارونق بناتی ہے۔ ایسی مستورات جن کا دل دھڑکتا ہو۔ ان کے لئے مسیحائی کا اثر رکھتی ہے۔ ایام ماہواری کی کمی کو اصلی حالت پر لاتی ہے۔ بوڑھے جوان۔ مرد عورت سب کے لئے اکسیر ثابت ہو چکی ہے۔ قیمت فی ڈبیہ پانچ تولہ ۱۲ روپے

تریاق معدہ و امعاء

یہ ایسا لاجواب مفید ترین پوڈر ہے۔ جس کے استعمال سے پیٹ کی ہر قسم کی شکایت کافور ہو جاتی ہے۔ درد شکم۔ اپھارہ۔ بدہضمی۔ گڑگڑاہٹ۔ کھٹے ڈکار۔ متلی قے بار بار پاخانہ آنا اور ہیضہ کے لئے تو اکسیر اعظم ہے۔ اس کا ہر گھر میں رہنا اشد ضروری ہے۔ نیز ہر موسم میں اس کی ضرورت رہتی ہے۔ مندرجہ بالا بیماریوں کا تریاق ہے قیمت دو اونس کی شیشی ۱۲ محصول ڈاک علاوہ۔

المشتہر

حکیم نظام جان شاگرد حضرت خلیفۃ المسیح الاول نور الدین اعظم رضؓ اینڈ سنز دواخانہ معین الصحت قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہندوستان و ممالک غیر کی خبریں!

لنڈن ۵ نومبر۔ برطانیہ عنقریب وشی حکومت سے مطالبہ کرے گا۔ کہ جرمنی کے معاملہ میں اپنے رویہ کی وضاحت کرے اگر جواب تسلی بخش نہ ہوا۔ تو حکومت برطانیہ غیر مقبوضہ فرانس اور اس کی نوآبادیوں کو دشمن کا علاقہ سمجھے گا۔

لنڈن ۵ نومبر۔ مسٹر چرچل نے آج پارلیمنٹ میں جنگ کی صورت حالات پر بیان دیتے ہوئے اعلان کیا کہ برطانیہ کی طرف سے یونان کو سمندری امداد دی جا رہی ہے۔ اور کریٹ میں برطانیہ نے بحری اور ہوائی طاس قائم کر لئے ہیں۔ مزید کہا کہ انگلستان پر ہوائی حملوں میں ۱۴ ہزار آدمی ہلاک اور ۲۰ ہزار سخت زخمی ہو چکے ہیں۔ جن میں سے ۸۰ فیصدی لنڈن کے شہری تھے۔ آپ نے یہ بھی بیان کیا۔ کہ آئندہ سال انگلستان پر زیادہ شدید ہوائی حملے ہوں گے۔ اور برطانیہ اگلے سال کے لئے زبردست تیاری کر رہا ہے آخر پر ہوس کو یہ بھی بتایا کہ رائل ایرفورس کے بمبار طیارے پچھلے دنوں جنوبی اٹلی کے فوجی مقامات اور طاسوں پر زبردست بمباری کرتے رہے۔

بھوپال ۵ نومبر۔ مسٹر ابوسعید رزمی ایڈیٹر "مدینہ" بجنور کو جو بھوپال لیجسلیٹو کونسل کے ممبر بھی ہیں۔ ڈیفنس رولز کے ماتحت دو مقدمات میں ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے ۱۴ ماہ قید سخت اور یکصد روپیہ جرمانہ کی سزا دی۔ مسٹر رزمی کے خلاف الزام یہ تھا۔ کہ انہوں نے گورنمنٹ کے خلاف منافرت پھیلانے والی دو کتابیں شائع کی ہیں۔

ماسکو ۵ نومبر۔ ماسکو کے سیاسی حلقوں کا بیان ہے کہ لٹوناف پھر سے برسر اقتدار آ جائے گا۔ چند ماہ ہوئے اسے سٹالن سے اختلاف کی وجہ سے وزارت خارجہ سے مستعفی ہونا پڑا تھا۔ مگر اب پھر روس کی سوپریم سوویٹ کی معاملات خارجہ کی کمیٹی کا ممبر منتخب ہو گیا ہے۔ اب خیال پیدا ہو رہا ہے کہ شاید یہ پھر برسر اقتدار آ جائے۔

نئی دہلی ۵ نومبر۔ ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ ہندوستان کی فوجی طاقت میں اضافہ کے لئے۔ جو کارروائی کی گئی ہے۔ وہ اس سے ظاہر ہے کہ بہت تھوڑے عرصہ میں ۵ لاکھ سپاہ تیار ہو جائے گی۔ جو ہر قسم کے جدید ترین اسلحہ سے لیس ہو گی۔ اس سپاہ کو کلدار فوج بنایا جائے گا۔

لنڈن ۵ نومبر۔ ایک سرکاری اعلان مظہر ہے۔ کہ گذشتہ ہفتہ کے دوران میں ۷ یا ۸ اطالوی آب دوزیں تباہ کی گئیں۔

لنڈن ۵ نومبر۔ ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ برطانیہ بہت سے جنگی ہوائی جہاز ہندوستان بھیج رہا ہے۔

لنڈن ۵ نومبر۔ ایک سرکاری اعلان مظہر ہے۔ کہ ہندوستان میں طیارہ سازی کے کارخانے مستقبل قریب میں قائم ہونے والے ہیں۔

نئی دہلی ۵ نومبر۔ آج مرکزی اسمبلی میں اس حقیقت کا انکشاف ہوا ہے۔ کہ ۶۰ ہزار ہندوستانی فوج برطانیہ کی امداد کے لئے سمندر پار بھیجی جا چکی ہے

لنڈن ۶ نومبر۔ اگرچہ ابھی تک صحیح طور پر یہ معلوم نہیں ہو سکا۔ کہ مسٹر روز ویلٹ اور مسٹر ولکی کو کتنے کتنے ووٹ ملے۔ مگر یہ بات یقینی معلوم ہوتی ہے۔ کہ مسٹر روز ویلٹ کامیاب ہو گئے ہیں۔ اور وہ مزید چار سال کے لئے تیسری دفعہ یونائیٹڈ سٹیٹس امریکہ کے پریذیڈنٹ منتخب ہو گئے ہیں۔

لنڈن ۶ نومبر۔ امریکہ کے محکمہ بحر کے وزیر نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ امریکہ نے کافی ووٹوں کی زیادتی سے مسٹر روز ویلٹ کو پریذیڈنٹ چن لیا ہے۔ تاکہ آنے والے خطرناک حالات میں وہ امریکہ کے لوگوں کی راہنمائی کر سکیں ہم سب کو چاہئے۔ کہ ڈکٹیٹروں کے مقابلہ میں ڈٹ جائیں۔

لنڈن ۶ نومبر یونائیٹڈ سٹیٹس میں آج تک کسی کو تیسری بار صدر نہیں منتخب کیا گیا۔ مسٹر روز ویلٹ نے تیسری بار منتخب ہو کر بہت بڑی ذمہ واری اپنے کندھوں پر اٹھائی ہے۔ اور اس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے۔ کہ امریکہ نے روز ویلٹ کی موجودہ پالیسی کی منظوری دیدی ہے۔

لنڈن ۶ نومبر۔ یونان کی تازہ خبر سے پتہ لگتا ہے۔ کہ یونانی البانیہ کی ساری سرحد پر مضبوطی سے قائم ہیں۔ میسوڈونیا کا مورچہ تسلی بخش طور پر مضبوط ہے۔ یونانی توپ خانہ اطالوی مورچوں پر زور سے گولہ باری کر رہا ہے۔

لنڈن ۶ نومبر۔ ایتھنز سے ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ یونانی فوجوں نے اطالویوں کی متعدد چوکیوں اور مورچوں پر قبضہ کر لیا ہے۔ بہت سا جنگی سامان بھی ان کے ہاتھ آیا ہے۔ یونانیوں نے جب ان پہاڑیوں پر دھاوا بولا۔ تو اطالویوں کے ہاتھ پاؤں پھول گئے۔ اور انہوں نے اپنے ہی آدمیوں پر گولیاں برسانی شروع کر دیں۔

لنڈن ۶ نومبر۔ برطانیہ کی ہوائی وزارت نے اعلان کیا ہے۔ کہ کل رات ہمارے بمبار جہاز جرمنی کے مقبوضہ علاقوں اور جرمنی پر اڑے۔ فوجی مقامات اور دوسری اہم جگہوں پر بم برسائے کل جرمن جہازوں نے بھی برطانیہ پر چھاپا مارا۔ لنڈن اور بعض دوسرے مقامات پر ان کا زور رہا۔ مگر نقصان کچھ زیادہ نہیں ہوا۔

بمبئی ۶ نومبر۔ خلیج ایران اور بحرین میں بسنے والے امریکن امریکہ جاتے ہوئے یہاں پہونچے۔ جن میں عورتوں اور بچوں کی تعداد زیادہ ہے۔

لاہور ۶ نومبر پنجاب پولیس نے ہندوستان کے بچاؤ کے لئے ایک شکاری ہوائی جہاز دینے کا فیصلہ کیا ہے۔

لاہور ۶ نومبر۔ آج ہندوستانی ریاستوں کے دو فوجی دستے لڑائی پر روانہ ہو گئے ایک دستہ ریاست بہاولپور کا ہے۔ اور دوسرا پٹیالہ کا۔

مدراس ۶ نومبر۔ صوبہ مدراس کے جنگی فنڈ سے دو لاکھ روپے اور دو جہاز خریدنے کے لئے بھیجے گئے ہیں۔

دہلی ۶ نومبر۔ سر رضا علی نے اسمبلی میں یہ تجویز پیش کی تھی۔ کہ گورنمنٹ کی مالی حالت کا صحیح اندازہ لگانے کے لئے ایک کمیٹی مقرر کی جائے۔ مگر یہ تجویز رائے شماری کے بغیر ہی گر گئی۔

لنڈن ۶ نومبر۔ جب سے یونان پر اٹلی نے حملہ کیا ہے۔ ہوائی جہازوں کے حملوں کے ذریعہ ۲۶۰ شہری مارے گئے۔ اور ۶۹۰ زخمی ہوئے۔

دہلی ۶ نومبر۔ آج سنٹرل اسمبلی میں ہندوستان کی صنعتی ترقی پر بحث ہوئی۔ ایک ممبر نے کہا گورنمنٹ یقین دلائے جو صنعتیں دوران جنگ میں جاری کی جا رہی ہیں۔ ان کو جنگ کے بعد مٹنے نہیں دیا جائے گا۔ کامرس ممبر نے بتایا۔ کہ ہندوستانی صنعتوں کی ترقی کے لئے اس وقت کیا کیا جا رہا ہے۔ نیز بتایا انڈین سٹورز نہ صرف صنعتی کارخانوں کا مال خریدتا ہے۔ بلکہ مال تیار کرنے کے طریق بھی بتاتا ہے۔

ایک غیر سرکاری ریزولیوشن یہ پیش کیا گیا۔ کہ حاجیوں کے آرام کا خیال رکھنے کے لئے ایک خاص افسر مقرر کیا جائے۔ ابھی اس پر بحث ہو رہی تھی۔ کہ اجلاس ختم ہو گیا۔

وردھا ۶ نومبر۔ آج کانگرس ورکنگ کمیٹی کا جلسہ ہوا۔ جس میں موجودہ حالت کے متعلق گاندھی جی کے تیار کردہ ایک ریزولیوشن پر غور کیا گیا۔ مولانا ابوالکلام آزاد نے اس خبر کو درست بتایا۔ کہ گاندھی جی اور وائسرائے کے درمیان خط و کتابت ہو رہی ہے۔ مگر ابھی اسے شائع کرنے کی ضرورت نہیں۔

برلن ۵ نومبر۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا۔ کہ ان خبروں میں کوئی صداقت نہیں کہ اٹلی اور جرمنی صلح کی پیشکش کریں گے۔ موجودہ سیاسی اور فوجی پوزیشن کے پیش نظر جرمنی و اٹلی صلح کی پیشکش کرنے کی ضرورت نہیں سمجھتی۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر:۔ غلام نبی

Digitized by Khilafat Library Rabwah